نصاب اردو درجہ نرسری

نرسری میں داخل ہونے والے بچے عموماً تین، چار سال کی عمر کے ہوتے ہیں۔ بچہ گھر کے ماحول سے الفاظ کا معمولی ذخیرہ لے کر اسکول آتا ہے۔ باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ شروع کرنے سے قبل بچوں سے گفتگو کر کے ان کو اپنے سے مانوس کرنا، درجہ اور اسکول کے نئے ماحول سے ان کو ہم آہنگ کرانا، بات چیت اور کھیل کے ذریعہ ان کے الفاظ کے ذخیرہ میں بتدریج اضافہ کرنا، جملوں کی صحیح ادائگی، اپنی بات کو بلا جھجھک اور صحیح طریقہ سے مناسب الفاظ میں ادا کرنا، سوال جواب کے ذریعہ بچوں کے گھر کے ماحول، والدین کی تعلیم، پیشے کا اندازہ لگانا جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ بچہ کس طرح کے ماحول سے آرہا ہے، اس کے والدین سرپرست کی تعلیمی استعداد کیا ہے، ان کے والدین کی زبان کیسی ہے، ان کا پیشہ کیا ہے، کس ذہنی سطح کے لوگ ہیں۔ یہ معلومات بچے کی تعلیم وتربیت اور اسکی ذہنی ارتقاونشونما میں استاد کے لئے معاون ثابت ہوں گی۔

بچوں کو کہانیاں سنا کر، سوال جواب کے ذریعہ، ان سے دوستانہ ماحول میں گفتگو کر کے ان کو زبان پر قدرت حاصل کرنے کی مشق کرائی جاسکتی ہے، نیز کہانی کے ذریعہ ان کی عام معلومات میں اضافہ، کوئی تدریسی نکتہ مثلاً چھوٹا، بڑا، کم، زیادہ، اونچا، نیچا، ہلکا، بھاری، قریب، دور، تیز، سست، شوروغل، خاموشی، زوردار آواز، ہلکی آواز، آگے، پیچھے، تعداد کا تصور، جھوٹ، سچ وغیرہ ذہن نشین اور واضح کرائے جاسکتے ہیں۔ بچوں کے الفاظ کے ذخیرہ میں حکمت کے ساتھ بتدریج اضافہ کرایا جاسکتا ہے۔ بچوں کو اچھی نظمیں گا کر سنانا اور مشق کے ذریعہ زبانی یاد کرانا زبان کی اصلاح اور تلفظ پر قابو پانے میں بڑا معاون ثابت ہوتا ہے۔ استاد کو نرسری کے بچوں کے ساتھ خود بھی بچہ بننا پڑے گا۔ ان کی سطح پر آکر ہی آپ بچے کو اپنے سے مانوس اور بے تکلف کر سکتے ہیں۔ بچہ آپ کو استاد نہیں بلکہ اپنا ہم عمر اور دوست سمجھے۔ آپ اس کے ساتھ کھیلیں، ان کی زبان میں کبھی کبھی تو تلا کر بات بھی کرلیں تا کہ استاد اور شاگرد کے بیچ کی کھائی ختم ہوجائے۔ بچوں میں دھیرے دھیرے نظم وضبط پیدا کرنے، سکون کے ساتھ بیٹھنے، آپ کی بات توجہ سے سننے، اس کو سمجھنے اور آپ کی دی ہوئی ہدایات کے مطابق عمل کرنے کی تربیت کرائی جائے۔ یہ بہت صبر آزما عمل ہے اس میں ہرگز جلد بازی نہ کی جائی۔ ناپختہ عمر میں کسی کی تربیت کرنا، اس کو اپنے طرز پر ڈھال لینا، ایک آسان عمل بھی ہے اور اگر استاد ناتجربہ کار، غیر تربیت یافتہ ہے تو مشکل ترین عمل بھی ہے۔ بچے اس پالتو جانور کی طرح ہیں جس کو ایک ماہر جب ٹرین Train کر دیتا ہے تو یہی بے زبان اور ناکارہ جانور بڑے بڑے کام انجام دے لیتے ہیں۔

کوشش کی جائے کہ بچوں کو نظمیں ایکشن کے ساتھ مشق کرائی جائیں۔ اس کے لئے ابتدا میں استاد کو تھوڑا تکلف یا جھجھک ہوسکتی ہے لیکن بعد میں طلباء کی دلچسپی اور آمادگی دیکھ کر استاد کے اندر جوش وجذبہ پیدا ہوگا۔ اگر کوئی استاد اچھے ڈھنگ سے، خوش الحانی اور ایکشن کے ساتھ نظمیں، گیت گا کر نہیں سنا سکتا ہے تو اس کو پہلے خود اچھی طرح مشق کر لینی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ آپ کا گلا بہت سریلا ہو اگر آپ اچھے ڈھنگ سے نظم کو پڑھ سکتے ہیں تو بچہ اس میں دلچسپی لے گا اور آپ کی نقل کرے گا۔ کبھی کبھی بچوں کو ان کی ریکارڈ شدہ سی ڈی آڈیو یا ویڈیو جو بھی دستیاب ہو سنائی یا دکھائی جاسکتی ہے۔ اس سے بچے اور استاد دونوں مستفید ہوسکتے ہیں۔

زبان کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز کرنے سے پہلے بچوں کو تصاویر دکھانا، چاہے چارٹ پر ہوں یا کتابوں میں ہی، ان سے متعلق سوالات کرنا، مثلاً تصویر کس کی ہے، یہ کس کام آتی ہے، کہاں رہتی ہے، اس کا رنگ کیسا ہے، اگر کھانے کی چیز ہے تو کیا تم نے اس کو کھایا ہے، اس کا مزہ کیسا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد اس تصویر کا نام بچوں سے بار بار کہلوایا جائے جیسے۔ آم، آم، آم کہنے میں پہلے کیا نکلا؟ آ۔۔۔ اسی طرح انار، بلا، پتنگ وغیرہ کے نام لئے جائیں۔ تصویر کے ساتھ دھیرے دھیرے بچوں کو تصاویر کی مدد سے حروف تہجی کی آواز، ان کی شکل ذہن نشین کرائی جائے اور اس کی اچھی طرح مشق کرائی جائے۔ مختلف انداز سے۔

پورے سال میں اردو کے تمام حروف تہجی سکھائے جائیں، ان کا لکھنا، پڑھنا، شکل پہچاننا، نقطے کی مدد سے ان میں فرق کرنا، ان کا بلا ترتیب املا لکھ لینا، مثلاً لکھو ج و دگ ت ے ب ہ ک ا س ش وغیرہ۔ حروف کی صحیح ادائگی خاص طور پر ز، ذ، ش، خ، غ، ف، ق وغیرہ پر توجہ دی جائے۔ عام طور پر بچے جن گھروں سے آتے ہیں وہاں (س ش)، (ج ز)، (کھ خ)، (گ غ) وغیرہ کے تلفظ پر کوئی خاص توجہ نہیں ہوتی۔ بچہ اپنی ماں کی گود سے جو کچھ سیکھ کر آتا ہے اس کی اصلاح اگر چہ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ اگر استاد تھوڑی توجہ اور محنت کرے تو چند ہفتوں میں بچے کی زبان کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔ نوٹ: بعض بچے چھوٹی س اور بڑی شین کہتے ہیں اکثر استاد بھی اسی طرح سکھاتے ہیں، یہ غلط ہے۔ اس کی اصلاح کی جائے۔ صرف س اور ش کافی ہے۔ بڑی یا چھوٹی بے معنی اور مہمل ہے۔

حروف تہجی کے ہر حرف سے ایک دو الفاظ جیسے آم، انار، بلا، بلی، بس، پتنگ، پان وغیرہ۔ کبھی کبھی استاد املا اس طرح بولے: سیب جس حرف سے شروع ہوتا ہے وہ حرف لکھو۔

تحریر سکھاتے وقت نہ صرف حروف کی صحیح شکل بنوائی جائے بلکہ اس پر نگاہ سختی کے ساتھ رہے کہ بچہ حرف کس انداز سے بناتا ہے یعنی کسی حرف کو بنانے کے لئے پنسل کو کس طرح حرکت دیتا ہے، حرف کا کون سا حصہ پہلے بناتا اور کون سا بعد میں۔ مثلاً اگر ک (کاف) بنانا ہے تو کہاں سے شروع کرتا ہے اور کہاں پر ختم کرتا ہے۔ [ک بنانے کے لئے پہلے 'ا' بنے گا پھر 'ب' کی طرح بنے گا پھر سب سے آخر میں مرکز اوپر سے نیچے کی طرف لگے گا]۔ اسی طرح سے ج بنانے کے لئے پہلے ج کا سر بنے گا جس میں ایک چھوٹی سی لکیر نیچے سے اوپر کھنچے گی، پھر ایک لکیر بائیں سے دائیں کھنچے گی اس کی بائیں سے دائیں ایک نصف گولا مگر بیضاوی شکل کا بنے گا۔ اس 'ں' شکل کی مشق اچھی طرح کرادی جائے۔ اس سے س، ش، ص، ض، ن، ل بن جائیں گے۔

تحریر سکھانے سے کچھ سطروں Stroke کی مشق کرائی جائے۔ مثلاً پڑی لکیر دائیں سے بائیں، پڑی لکیر بائیں سے دائیں، کھڑی لکیر اوپر سے نیچے، کھڑی لکیر نیچے سے اوپر، پورا گولا دائیں سے بائیں، پورا گولا بائیں سے دائیں، آدھا گولا دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں۔ ترچھی لکیر اوپر سے نیچے جیسا کہ کاف کے مرکز میں لگتی ہے، ترچھی لکیر نیچے سے اوپر جیسا کہ جیم کا سر بناتے وقت بنے گی۔ انہیں strokes کی مدد سے حروف تہجی کے تمام حروف بآسانی بن سکتے ہیں۔ شروع میں ل، ن، س، ش، ص، ض، یا ج، چ، ح، خ، ع، غ وغیرہ بنانے کے لئے استعمال ہونے والے گولے کو صرف آدھا گولا ہی بتایا جائے۔ بیضاوی گولا نہیں کیونکہ یہ لفظ بچے کے لئے مشکل ثابت ہوگا۔ البتہ 'ن' اور 'ج' کے گولے کی شکل میں فرق بتایا جائے۔ صرف حرف کی شکل کو دکھا کر بتایا جائے کہ دونوں کا گولہ کس طرح ہے۔ صحیح ڈھنگ سے نقطہ لگانے کی بھی مشق کرائی جائے۔

تحریر سکھانے کی رفتار تیز نہ ہو۔ ایک ایک لکر stroke کو کئی کئی دن دئے جائیں۔ جب بچہ اس سطر پر پوری طرح قابو پالے اور اس کا ہاتھ اور آنکھ پوری طرح قابو میں آجائے تب ہی اگلی شکل کی مشق کرائی جائے۔ بیچ بیچ میں شروع میں ہفتے میں دو یا تین دن اور دھیرے دھیرے کم، بچوں سے ہلکی پھلکی ڈرائنگ بنوائی جائے جیسے آم کی شکل، سیب کی شکل، پتنگ کی شکل وغیرہ۔ ان تصاویر کا انتخاب کیا جائے جس میں لکیریں اور گولے زیادہ اور بچہ ان اشیاء سے آشنا بھی ہو۔ بچوں کو تختہ سیاہ پر لکھنے کا پورا موقع دیا جائے چاہے اس کے لئے نرسری درجہ کی دیوار کے نچلے حصہ کو کالا پینٹ کرا کے پوری دیوار ہی کو تختہ سیاہ کی شکل کیوں نہ دینی پڑے۔ بچہ چاک سے جتنا زیادہ تختہ سیاہ پر لکھے گا اس کی پنسل پر گرفت اتنی ہی مضبوط اور مستحکم ہوگی۔ بچوں کو حروف کی شکل اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لئے استاد کو حروف کے cut out جو سخت دفتی، پلائی، بورڈ یا لکڑی کے بنائے جاسکتے ہیں بھی رکھنے چاہئے۔ ان کٹ آوٹ کو دیدہ زیب رنگوں سے رنگ کر بچوں کو دکھایا جائے اور حروف کی شکل ذہن نشین کرائی جائے۔ جن حروف میں صرف نقطہ کا فرق ہے باقی شکلیں یکساں ہیں ان کے لئے بغیر نقطہ کے کٹ آوٹ تیار کئے جائیں اور نقطہ الگ سے تیار کئے جائیں۔ حروف پر نقطہ بدل بدل کر بچوں سے حروف کی شناخت کروائی جائے۔

تعلیم کو اسلامی نہج پر با مقصد بنانے کے لئے حروف سے الفاظ سکھاتے وقت اسلامی تعلیمات، اللہ، رسول، قرآن نماز وغیرہ سے متعلق الفاظ آتے رہیں۔ مثلاً الف سے انار کے ساتھ ساتھ اللہ بھی سکھایا جائے۔ جب لفظ اللہ آئے تو اس وقت بچوں کو اللہ کی ذات، اس کی صفات سے بھی اچھے اور آسان انداز میں واقف کرایا جائے۔ جیسے اللہ کہاں ہے، اللہ ہر جگہ موجود ہے مگر ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے، سب چیزیں کون دیتا ہے۔ امی، ابو؟ نہیں، اللہ۔ ہم کو تم کو کس نے بنایا؟ اللہ نے۔ اس طرح ق سے قل کے ساتھ قرآن، م سے محل کے مسجد، ر سے ریل کے ساتھ روزہ، اور ان کے متعلق بات چیت کے انداز میں، سوال جواب کے انداز میں بہت ہی ہلکی پھلکی معلومات دی جائے۔ بچہ گھر کے ماحول سے نماز، روزہ، عید، قرآن، اللہ، رسول محمد ﷺ وغیرہ کے بارے میں کم از کم سن چکا ہوتا ہے۔ (اگر اس کے گھر کا ماحول خالص ملحدانہ نہیں ہے تو) اس سابقہ معلومات کا ہم تدریس میں اور ان معلومات کو بنیاد بنا کر کر بچے کی ذہنی نشو نما کو اسلامی طرز پر موڑنے میں استعمال کر سکتے ہیں۔

سال کے اختتام پر استاد بچوں کے اندر اتنی استعداد پیدا کر چکا ہو کہ بچہ تمام حروف تہجی بآسانی پہچان کر پڑھ سکے، اس کا املا لکھ سکے، ہر حرف کا صحیح تلفظ ادا کر سکے۔ چھوٹے چھوٹے سولات کا مکمل جواب دے سکے جیسے۔ تمہارا نام کیا ہے؟ میرا نام احمد۔۔۔ ہے۔ تم کہاں رہتے ہو۔ میں۔۔۔۔ (محلّہ، شہر) میں رہتا ہوں۔ یہ (کوئی چیز یا تصویر دکھا کر) کیا ہے۔ یہ سیب ہے۔ وغیرہ۔ دو چیزوں کو دکھا کر کون بڑی، چھوٹی، ہلکی، بھاری وغیرہ ہے؟ یہ (بچہ اس چیز کو چھو کر یا اس کی طرف اشارہ کر کے یا اس چیز کا نام لیکر) بڑی، چھوٹی وغیرہ ہے۔ جیسے پینسل اور موٹی کتاب دکھا کر کون بھاری ہے؟ کتاب بھاری ہے۔ ایک چھوٹی اور ایک اس سے بہت بڑی پنسل دکھا کر۔ کون پنسل بڑی ہے۔ بچہ بڑی پنسل چھو کر پورا جواب دے۔ یہ پنسل بڑی ہے۔ صرف بڑی پنسل چھو دینا یا اس کی طرف اشارہ کر دینا ناکافی ہے، کیوں کہ آپ صرف یہ نہیں جاننا چاہتے ہیں کہ بچہ چھوٹی بڑی کا فرق جانتا ہے یا نہیں، بلکہ آپ اسی کے ساتھ یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ بچہ اس ایک جملے کو اپنی زبان سے مربوط انداز میں ادا کر سکتا ہے یا نہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس کو زبان اور بیان پر کتنی قدرت حاصل ہوئی۔ آپ کا نکتئہ تدریس زبان ہے نہ کہ معلومات۔ زبان اور بیان پر قدرت جب ہوگی جب آپ بچے سے بہت زیادہ گفتگو کریں گے یہ گفتگو اجتماعی بھی ہوگی اور ایک ایک بچے کو اپنے قریب بلا کر انفرادی بھی۔ بلکہ انفرادی ہی زیادہ کار آمد ہوگی۔ آپ بچوں سے سوالات کریں اور ان سے جواب لیں۔ جواب لینے میں بیچ بیچ میں ان کی ہمت افزائی، مدد اور حوصلہ دینے کی ضرورت پیش آئے گی۔ شروع میں جواب ایک یا دو الفاظ پر مشتمل ہی ملے گا جس کو پورے جملے تک لانا اور اس کی ترتیب اور زبان میں اصلاح کرنا آپ کا اصل نکتئہ تدریس ہوگا۔ مثلاً اگر آپ پہلے روز پوچھیں کہ تمہارا نام کیا ہے۔ تو بچہ صرف نام بتا کر چپ ہو جائے گا۔ آپ اس کے اس جواب پر دل کھول کر شاباشی دیں۔ ماشاء اللہ، بہت خوب، بہت پیارا نام ہے۔ دوبارہ پھر پوچھیں تمہارا کیا نام ہے۔ بچہ پھر نام بتا کر خاموش ہو جائے گا۔ اب اس سے کہیں اس طرح کہو 'میرا نام راشد ہے' یہ جملہ بار بار دہرائیں۔ اتنی بار کہ بچہ غیر شعوری طور پر اس کو رٹ لے اور آپ کے اگلی بار یہی سوال کرنے پر بلا اختیار اس کے منہ سے نکلے میرا نام راشد ہے۔ علیٰ ھذٰ القیاس۔

نصاب اردو برائے کے جی

(بچے کا درسگاہ میں دوسرا سال) بچے کی عمر چار تا پانچ سال

کے جی عموماً بچے کے لئے درسگاہ میں اس کا دوسرا تعلیمی سال ہوتا ہے۔ نرسری میں وہ حروف تہجی لکھنا پڑھنا املا وغیرہ سیکھ چکا ہوتا ہے۔ سال کے ابتدائی دو ہفتے گذشتہ تعلیم کے اعادہ کے لئے مختص کرنے چاہئیں۔ لمبی چھٹی (موسم گرما) کے بعد بچے عموماً بہت کچھ بھول چکے ہوتے ہیں۔

کے جی میں حروف تہجی کے اعادہ کے بعد دو حرفی، سہ حرفی اور چہار حرفی الفاظ لکھائے جائیں جیسے۔ دس، دن، رب، آدم، ادرک، دروازہ، وارث، رازق وغیرہ۔ دھیرے دھیرے حروف کی تعداد بڑھائی جائے۔ ایسے الفاظ کا انتخاب کیا جائے جس میں صرف پورے پورے حروف استعمال ہوتے ہیں۔

ب، پ، ت، ٹ، ث، ن، ی کی آدھی شکلیں۔ جیسے بت، بل، بک، تک، نل، ٹب، بس، نس، ٹس، بج، تج، ٹج، پچ، بم، تم، ٹم، نم، پی، بی، تی، ٹی، نی، بر، پڑ، نر، تر، بر وغیرہ میں استعمال شدہ ب، پ، ت، ٹ، ث، ن، ی، کی آدھی شکلیں اور ان کی دیگر حروف سے ملاوٹ۔ حروف آدھے ہونے پر کس طرح اپنی شکلیں بدلتے ہیں اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرایا جائے۔ بتایا جائے آدھے ہونے اور شکل بدلنے کے باوجود یہ وہی پڑھے جاتے ہیں جو پورے ہونے پر پڑھے جاتے تھے۔ (تدریس کی ترتیب کے لئے ملاحظہ ہو مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی سے شائع ہماری کتاب قاعدہ نستعلیق)

ج، چ، ح، خ کی آدھی شکلیں اور ان سے دیگر حروف سے مل کر بنے الفاظ جیسے حج، سچ، جج، بچ، تج، جم وغیرہ

س اورش کی آدھی شکلیں اور ان سے بنے الفاظ جیسے سب شر سل شک سچ سے

بتایا جائے کہ جب کوئی حرف شروع یا بیچ میں آتا ہے تب ہی وہ آدھا ہوتا ہے آخری حرف ہمیشہ پورا لکھا جاتا ہے۔ جیسے شہر میں 'ش' آدھی، 'ہ' آدھا اور 'ر' پورا۔ جو حرف کبھی نہیں کٹتے ان سے بھی واقفیت کرائی جائے۔

سال کے اختتام پر بچہ اس طرح کے الفاظ کو بآسانی پڑھ لے اور ان کا املا لکھ لے جیسے۔ نل، تک، چل، بدل، بدن، بابا، بس، تم، پانی، حج، جج، جم، بچ، سچ، شک، سے، سیب، درسی کتاب (ہماری کتاب قاعدہ نصف حصہ)

نصاب اردو برائے درجہ اول

کے.جی میں پڑھائے گئے حصہ کا اعادہ۔ حروف تہجی کی آپسی ملاوٹ سے بنے تمام طرح کے الفاظ۔ان الفاظ پر مشتمل چھوٹے چھوٹے مربوط جملے جیسے ہم کو تم کو کس نے پیدا کیا؟ ہم کو تم کو اللہ نے پیدا کیا۔

صبح اٹھو وضو کرو نماز پڑھو کچھ قرآن بھی پڑھو۔ برے لوگوں سے اللہ ناراض ہوگا۔ برے لوگ دوزخ میں جائیں گے۔ نیک لوگ جنت میں جائیں گے۔ لسی دہی سے بنتی ہے۔ مکھن سے روٹی کھاؤ۔فرش پر بیٹھیے۔دادا، دادی حج کرنے گئے۔

نوٹ: ایک ایک حرف لے کر اس کی بقیہ تمام حروف سے ملاوٹ سکھائی جائے۔یکساں شکل والے حروف،جن کی آدھی شکلیں ایک طرح سے بنتی ہیں، کے گروپ بنا کر ان کی بقیہ تمام حروف سے ملاوٹ سکھائی جاسکتی ہے جیسے (ک،گ)(ع،غ)، (ف،ق)،نون غنہ کی مشق،تشدید کی مشق،ے،ی کی ملاوٹ،ھ کی ملاوٹ،ہندی کے حروف جیسے ڈ،ٹ، ڑ کی ملاوٹ،جزم کی مشق معاون کتاب: (ہماری کتاب قاعدہ، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز،دہلی، آخری نصف حصہ)

نصاب اردو برائے درجہ دوم

اول میں پڑھائے گئے حصہ کا اعادہ۔ ہماری کتاب برائے درجہ دوم مکتبہ اسلامی،دہلی کے اسباق معہ جملہ مشق۔چھوٹے چھوٹے سوال جواب جو درسی کتاب کے اسباق پر مشتمل ہوں گے۔خالی جگہ بھرنا،الفاظ۔معنی،دئے ہوئے الفاظ سے جملے بنانا۔جیسے خدمت: ہم اپنے ماں باپ کی خدمت کرتے ہیں۔ سلام: ہم بڑوں کو سلام کرتے ہیں۔ حکم: ہم اپنے استاد کا حکم مانتے ہیں۔ حروف کو ملا کر الفاظ بنانا جیسے (ہ م ی ش ہ) سے ہمیشہ (م س ج د) سے مسجد وغیرہ بے ترتیب حروف سے الفاظ بنانا ذہن کی نشونما کے لئے۔جیسے (خ د ا م) سے خادم ۔بے ترتیب الفاظ کو ترتیب سے لکھ کر جملے بنانا جیسے ہم پڑھتے روز قرآن ہیں۔ ہم روز قرآن پڑھتے ہیں۔ ابو پھل لائے سے بازار ابو بازار سے پھل لائے۔ نوٹ جملے کے الفاظ اتنے زیادہ بے ترتیب نہ لکھیں جائیں کہ بچہ کو دماغ پر بہت زور دینا پڑے۔صرف ایک یا دو لفظ ہی اپنی اصل جگہ سے تبدیل کئے جائیں۔ جملے بہت زیادہ الفاظ پر مشتمل نہ ہوں۔زیادہ زیادہ پانچ چھ الفاظ والے جملے ہوں۔شروع میں صرف دو الفاظ کی جگہ آپس میں تبدیل کی جائے اور بتدریج اس کو مشکل بنایا جائے۔

حقائق پر مشتمل جملوں کی اصلاح کرنا۔جیسے آگ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ آگ گرم ہوتی ہے۔ برے لوگ جنت میں جائیں گے۔ برے لوگ دوزخ میں جائیں گے۔ پیارے نبیؐ مدینہ میں پیدا ہوئے۔ پیارے نبیؐ مکہ میں پیدا ہوئے۔ مسجد مسلمانوں کا گھر ہے۔مسجد اللہ کا گھر ہے۔

بچوں کو چھوٹی چھوٹی اول مفید نظمیں یاد کرائیں جائیں۔ بچوں سے خوش الحانی کے ساتھ نظمیں پڑھنے،سنانے کو کہا جائے۔نظم سناتے وقت آواز کے سریلے پن سے زیادہ پڑھنے کے انداز اور تلفظ کی اصلاح پر زور دیا جائے۔بچوں کی اخلاقی تربیت کے لئے چھوٹی چھوٹی کہانیاں (منی کہانیاں مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی،دہلی)،نبیوں کے قصے،صحابہ کے واقعات، سنائیں جائیں،ان میں پوشیدہ اخلاقیات بچوں کے ذہن نشین کرایا جائے۔بچون کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھ کر اسلامی عقائد،آداب اور سیرت سے متعلق ہلکی پھلکی معلومات بات چیت کے انداز میں زبانی ذہن نشین کرائی جائیں اور حافظہ کی جانچ کے لئے بیچ بیچ میں طلباء سے اعادہ کے طور پر پوچھتے بھی رہیں۔ امتحان تحریری پرچہ،املا، زبانی پڑھنا اور نقل لکھنا چاروں اجزا پر مشتمل ہوگا۔ (پرچہ ۷۰ فی صد،املا ۱۵ فی صد،پڑھنا ۱۰ فی صد،نقل ۵ فی صد نشانات)

تحریری پرچہ کا نمونہ

امتحان ششماہی/سالانہ

وقت: دو گھنٹے **درجہ دوم** **مضمون اردو** **کل نمبر ۳۵**

۱۔ جواب لکھو۔ ہم سب کا مالک کون ہے؟ جواب۔ ہم سب کا مالک اللہ ہے۔ (اس طرح کے چار یا پانچ سوالات) جواب اسی پرچہ پر لکھنا ہوگا۔

۲۔ معنیٰ لکھو آقا-------------- حاکم-------------- رازق--------------

۳۔ حروف کو جوڑ کر الفاظ بناؤ۔ (م ی ش ہ) -------------- (ن ادان)-------------- (خ دم

ت)--------------

۴۔ جملے ٹھیک کرو۔ مارا نے حامد مجھے۔ جواب۔ حامد نے مجھے مارا سیب بازار وہ سے لایا وہ بازار سے سیب لایا۔

۵۔ جملے بناؤ خفا جھوٹ بولنے سے اللہ میاں خفا ہوتے ہیں۔ سیر ہم صبح سیر کرنے جاتے ہیں۔

۶۔ خالی جگہ بھرو۔ مسجد--------------کا گھر ہے۔ ہم مسجد میں--------------پڑھتے ہیں۔

۷۔ غلط باتوں کو صحیح کرو۔ پیارے نبیؐ مدینہ میں پیدا ہوئے۔ پیارے نبیؐ مکہ میں پیدا ہوئے۔

۸۔ املا: امتحان گاہ میں بولا جائے گا۔ (دس الفاظ)

نصاب اردو برائے سوم

دوم کے اسباق کا اعادہ۔ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی سے شائع ہماری کتاب برائے درجہ سوم کا مکمل مطالعہ معہ جملہ مشقیں۔

سوال جواب، جملوں میں استعمال، الفاظ معنی، الفاظ کی ضد (درسی کتاب میں آئے ہوئے الفاظ کی حد تک)، واحد جمع، جملوں میں اس کا صحیح استعمال جیسے۔ ایک لڑکا بازار گیا۔ لڑکے بازار گئے۔ اس نے ایک کتاب خریدی اس نے کئے کتابیں خریدیں۔ خالی جگہ بھرنا، جملوں کو صحیح کرنا، حروف کو جوڑ کر الفاظ بنان، بے تریب الفاظ کو صحیح ترتیب سے لکھ کر مربوط و مکمل جملے بنانا۔ اسم اور صفت کی تعریف معہ مثال، جملے سے اسم اور صفت چھانٹ کر الگ کرنا جیسے۔ حامد ایک اچھا لڑکا ہے میں اسم اور صفت چھانٹو۔ جواب۔ اسم:۔ حامد، لڑکا، صفت:۔ اچھا

اخلاقی کہانیاں حصہ اول کے اسباق صرف روانی مطالعہ Rapid reading کے لئے۔ اس میں سے صرف سوال جواب ہی آئے گا۔ الفاظ معنی نہیں اس لئے اس میں آئے ہوئے مشکل الفاظ کے معنی اور مفہوم تو ذہن نشین کرا دئے جائیں مگر با قاعدہ معنی یاد کرنے کے لئے نہ کہا جائے۔ البتہ کہانیوں سے حاصل ہونے والا سبق، اخلاقیات کا درس ضرور ذہن نشین کرایا جائے۔ ہر کہانی میں اس طرح کے سوال کا اضافہ کیا جائے کہ تم کو اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟ صرف کہانی کے آخر میں دئے گئے سوالات پر اکتفا نہ کریں بلکہ کہانی اچھی طرح سے سمجھ آ جائے اس کے لئے اپنے طور پر ہر سبق سے زیادہ زیادہ سوالات مرتب کریں۔ کوشش کریں کہ کہانی کے ہر جز یا پیراگراف سے ایک دو سوال ضرور بن جائیں۔ کہانی کا خلاصہ بھی ذہن نشین کرائیں اور کبھی کبھی پوری کہانی بچوں سے سنانے اور اس کے بعد کاپی پر لکھ کر دکھانے کو کہیں۔ دیکھیں بچہ کس طرح کی زبان کا استعمال کر کے اپنی بات آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس مشق سے آپ بچوں کی زبان کی اصلاح کر سکتے ہیں جو مضمون نویسی میں معاون ثابت ہوگی۔

مضمون نگاری۔ بچوں کو آسان عنوانات جیسے گائے، گلاب، کمل، ہاتھی، گھوڑا، عید، روزہ پر مضامین لکھنے کی مشق کرائیں۔ پہلے بچوں کے سامنے ایک عنوان رکھ دیں اس کے بعد بچوں سے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے کہیں۔ جس بھی ٹوٹی پھوٹی زبان میں بچے اپنے بات کہیں کہنے دیں۔ اس عنوان کے متعلق ان کی معلومات میں سوال جواب کر انداز میں اضافہ کریں۔ پھر ان سے اس عنوان پر دس باتیں لکھ کر لانے کو کہیں۔ اگر چہ یہ باتیں غیر مربوط ہوں گی مگر بچوں کی اس کوشش کو سراہیں اور اس میں اصلاح کی کوشش کریں اور جملوں و باتوں کو مربوط کرنا سکھائیں۔

بچہ سال کے آخر میں درسی کتاب کو پوری روانی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ سکے۔ پڑھنے میں ضروری اتار چڑھاؤ کی بھی مشق کرائی جائے۔ استاد عمدہ طریقے سے کتاب کے اسباق کی خود بلند خوانی کرے تاکہ بچے کو صحیح پڑھنے کا ایک نمونہ مل سکے۔ اس کے بعد پہلے صرف تیز بچوں سے بلند خوانی کرائی جائے۔ بعد ازاں کمزور بچوں کو موقع دیا جائے۔ استاد جب بچوں سے پڑھوائے تو تمام بچوں کو پڑھے جا رہے حصہ پر نگاہ رکھنے کی ہدایت کرے اور یہ بھی کہے کہ اگر بچہ کوئی غلط پڑھتا ہے تو بچے خود اس کی اصلاح کریں۔ استاد بچے کے بالکل قریب جا کر اس سے سبق نہ سنے بلکہ اپنے مقام پر کھڑا رہے اور بچوں کو مجبور کرے کہ وہ اتنی زور سے پڑھیں کہ پورا درجہ بآسانی سن لے۔ صرف خود ہی پڑھے خود ہی سمجھے والا حال نہ ہو۔ پڑھتے وقت الفاظ کے تلفظ، روانی، اتار چڑھاؤ، رموز واوقاف کے مطابق ٹھہرنا صحیح جگہ جملہ پر سانس ٹوڑنا و صحیح جگہ رکنا سکھایا جائے۔ مکالمہ والے اسباق کو پڑھنے کا انداز بھی مکالمہ کی شکل میں ہوتا ہے اس کی اچھی طرح مشق کرائی جائے۔ ایسے اسباق دوالگ الگ طلباء ایک ساتھ پڑھائے جائیں گویا وہ سبق میں آئے ہوئے کردار کا حصہ ہیں۔ ایک ایک لڑکا ایک ایک کردار کے جملے اسی انداز سے ادا کرے جس طرح سبق میں شامل کردار اصل میں ادا کرتے۔ مختصر یہ کہ مکالمہ یا ڈرامہ والے اسباق اس طرح پڑھائے

جائیں گویا سبق نہیں وہ ڈرامہ یا مکالمہ ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

پیاری نظمیں سے کم از کم پانچ نظمیں پورے سال میں یاد کرنا۔

وقت: دو گھنٹے **درجہ سوم** **مضمون اردو** **کل نمبر ۶۰**

۱۔	جواب لکھو۔	درسی کتاب سے چھ سوالات جس میں سے چار کے جواب دینے ہوں گے
۲۔	معنی لکھو	دس الفاظ دئے جائیں گے
۳۔	حروف کو جوڑ کر الفاظ بناؤ۔	دس الفاظ دئے جائیں گے
۴۔	جملے ٹھیک کرو۔	پانچ جملے دئے جائیں گے
۵۔	جملوں میں استعمال کرو	پانچ الفاظ دئے جائیں گے
۶۔	خالی جگہ بھرو۔	پانچ خالی جگہ والے جملے (درسی اسباق پر مشتمل حقائق پر مبنی
۷۔	ضد لکھو	پانچ الفاظ دئے جائیں گے
۸۔	دئے گئے جملے سے اسم اور صفت چھانٹو۔	دو جملے دئے جائیں گے
۸۔	غلط باتوں کو صحیح کرو۔	پانچ جملے دئے جائیں گے
۹۔	کسی ایک پر دس جملے لکھو۔	گائے، گلاب، گھوڑا، ہاتھی، عید، روزہ، ہمارا اسکول، ہمارا شہر (کم از کم چار عنوانات دئے جائیں گے)
۱۰۔	اخلاقی کہانیاں سے چار سوالات	چار میں سے تین کے جواب دینے ہوں گے۔

نصاب اردو برائے چھارم

سوم کے اسباق کا اعادہ۔ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی سے شائع ہماری کتاب برائے درجہ چہارم کا مکمل مطالعہ معہ جملہ مشقیں۔ چہارم کا نصاب کم وبیش سوم کے مطابق ہی رہے گا البتہ اس کا معیار سوم سے تھوڑا اونچا ہو جائیگا۔ پرچے کا انداز بھی سوم ہی کی طرح رہیگا۔

سوال جواب، جملوں میں استعمال، الفاظ معنی، الفاظ کی ضد (درسی کتاب میں آئے ہوئے الفاظ کی حد تک)، واحد جمع، جملوں میں اس کا صحیح استعمال جیسے ۔ ایک لڑکا بازار گیا۔ لڑکے بازار گئے۔ اس نے ایک کتاب خریدی اس نے کئے کتابیں خریدیں۔ خالی جگہ بھرنا، جملوں کو صحیح کرنا، حروف کو جوڑ کر الفاظ بنان، بے ترتیب الفاظ کو صحیح ترتیب سے لکھ کر مربوط و مکمل جملے بنانا۔ اسم، ۔ ضمیر اور صفت کی تعریف معہ مثال، جملے سے اسم، ضمیر اور صفت چھانٹ کر الگ کرنا جیسے۔ وہ ایک اچھا لڑکا ہے میں اسم، ضمیر اور صفت چھانٹو۔ جواب ۔ اسم: ۔ لڑکا، ضمیر: ۔ وہ صفت: ۔ اچھا

اخلاقی کہانیاں حصہ اول کے اسباق صرف روانی مطالعہ Rapid reading کے لئے۔ اس میں سے صرف سوال جواب ہی آئے گا۔ الفاظ معنی نہیں اس لئے اس میں آئے ہوئے مشکل الفاظ کے معنی اور مفہوم تو ذہن نشین کرادیے جائیں مگر باقاعدہ معنی یاد کرنے کے لئے نہ کہا جائے۔ البتہ کہانیوں سے حاصل ہونے والا سبق، اخلاقیات کا درس ضرور ذہن نشین کرایا جائے۔ ہر کہانی میں اس طرح کے سوال کا اضافہ کیا جائے کہ تم کو اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟ صرف کہانی کے آخر میں دیے گئے سوالات پر اکتفا نہ کریں بلکہ کہانی اچھی طرح سے سمجھ آجائے اس کے لئے اپنے طور پر ہر سبق سے زیادہ زیادہ سوالات مرتب کریں۔ کوشش کریں کہ کہانی کے ہر جز یا پیراگراف سے ایک دو سوال ضرور بن جائیں۔ کہانی کا خلاصہ بھی ذہن نشین کرائیں اور کبھی کبھی پوری کہانی بچوں سے سنانے اور اس کے بعد کاپی پر لکھ کر دکھانے کو کہیں۔ دیکھیں بچہ کس طرح کی زبان کا استعمال کر کے اپنی بات آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس مشق سے آپ بچوں کی زبان کی اصلاح کر سکتے ہیں جو مضمون نویسی میں معاون ثابت ہوگی۔

مضمون نگاری۔ سوم کے مقابلے میں ذرا مشکل عنوانات کا انتخاب کیا جائے۔ مضمون منفرد جملوں کے بجائے پیراگراف کی شکل میں ہو۔ بچوں کو آسان عنوانات جیسے گائے، گلاب، کمل، ہاتھی، گھوڑا، عید، روزہ پر مضامین لکھنے کی مشق کرائیں۔ پہلے بچوں کے سامنے ایک عنوان رکھ دیں اس کے بعد بچوں سے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے کہیں۔ اس عنوان کے متعلق ان کی معلومات میں سوال جواب کر انداز میں اضافہ کریں۔ پھر ان سے اس عنوان پر دس باتیں لکھ کر لانے کو کہیں۔ اگر چہ یہ باتیں غیر مربوط ہوں گی مگر بچوں کی اس کوشش کو سراہیں اور اس میں اصلاح کی کوشش کریں اور جملوں و باتوں کو مربوط کرنا سکھائیں۔

بچہ سال کے آخر میں درسی کتاب کو پوری روانی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ سکے۔ پڑھنے میں ضروری اتار چڑھاؤ کی بھی مشق کرائی جائے۔ استاد عمدہ طریقے سے کتاب کے اسباق کی خود بلند خوانی کرے تاکہ بچے کو صحیح پڑھنے کا ایک نمونہ مل سکے۔ اس کے بعد پہلے صرف تیز بچوں سے بلند خوانی کرائی جائے۔ بعد ازاں کمزور بچوں کو موقع دیا جائے۔ استاد جب بچوں سے پڑھوائے تو تمام بچوں کو پڑھے جا رہے حصہ پر نگاہ رکھنے کی ہدایت کرے اور یہ بھی کہے کہ اگر بچہ کوئی غلط پڑھتا ہے تو بچے خود اس کی اصلاح کریں۔ استاد بچے کے بالکل قریب جا کر اس سے سبق نہ سنے بلکہ اپنے مقام پر کھڑا رہے اور بچوں کو مجبور کرے کہ وہ اتنی زور سے پڑھیں کہ پورا درجہ بآسانی سن لے۔ صرف خود ہی پڑھے خود ہی سمجھے والا حال نہ ہو۔ پڑھتے وقت الفاظ کے تلفظ، روانی، اتار چڑھاؤ، رموز واوقاف کے مطابق ٹھہرنا، صحیح جگہ جملہ پر سانس ٹوڑنا و صحیح جگہ رکنا سکھایا جائے۔ مکالمہ والے اسباق کو پڑھنے کا انداز بھی مکالمہ کی شکل میں ہوتا ہے اس کی اچھی طرح مشق کرائی جائے۔ ایسے اسباق دو الگ الگ طلباء ایک ساتھ پڑھائے جائیں گویا وہ سبق میں آئے ہوئے کردار کا حصہ ہیں۔

ایک ایک لڑکا ایک ایک کردار کے جملے اسی انداز سے ادا کرے جس طرح سبق میں شامل کردار اصل میں ادا کرتے۔ مختصر یہ کہ مکالمہ یا ڈرامہ والے اسباق اس طرح پڑھائے جائیں گویا سبق نہیں وہ ڈرامہ یا مکالمہ ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

پیاری نظمیں سے کم از کم پانچ نظمیں پورے سال میں یاد کرنا۔

وقت: ڈھائی گھنٹے **درجہ چہارم مضمون اردو** **کل نمبر ۶۰**

۱۔ جواب لکھو۔ درسی کتاب سے چھ سوالات جس میں سے چار کے جواب دینے ہوں گے

۲۔ معنی لکھو دس الفاظ دئے جائیں گے

۳۔ حروف کو جوڑ کر الفاظ بناؤ۔ دس الفاظ دئے جائیں گے

۴۔ جملے ٹھیک کرو۔ پانچ جملے دئے جائیں گے

۵۔ جملوں میں استعمال کرو پانچ الفاظ دئے جائیں گے

۶۔ خالی جگہ بھرو۔ پانچ خالی جگہ والے جملے (درسی اسباق پر مشتمل حقائق پر مبنی

۷۔ ضد لکھو پانچ الفاظ دئے جائیں گے

۸۔ دئے گئے جملے سے اسم اور صفت چھانٹو۔ دو جملے دئے جائیں گے

۸۔ غلط باتوں کو صحیح کرو۔ پانچ جملے دئے جائیں گے

۹۔ کسی ایک پر دس جملے لکھو۔ (کم از کم چار عنوانات دئے جائیں گے)

۱۰۔ اخلاقی کہانیاں سے چار سوالات چار میں سے تین کے جواب دینے ہوں گے۔

نصاب اردو برائے پنجم

چہارم کے اسباق کا اعادہ۔مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز دہلی سے شائع ہماری کتاب برائے درجہ پنجم کا مکمل مطالعہ معہ جملہ مشقیں۔ چہارم کا نصاب کم وبیش چہارم کے مطابق ہی رہے گا البتہ اس کا معیار چہارم سے تھوڑا اونچا ہو جائیگا۔ پرچے کا انداز بھی سوم ہی کی طرح رہیگا۔

سوال جواب، جملوں میں استعمال، الفاظ معنی، الفاظ کی ضد (درسی کتاب میں آئے ہوئے الفاظ کی حد تک)، واحد جمع، جملوں میں اس کا صحیح استعمال جیسے۔ایک لڑکا بازار گیا۔لڑکے بازار گئے۔اس نے ایک کتاب خریدی اس نے کئے کتابیں خریدیں۔خالی جگہ بھرنا، جملوں کو صحیح کرنا، حروف کو جوڑ کر الفاظ بنان، بے ترتیب الفاظ کو صحیح ترتیب سے لکھ کر مربوط ومکمل جملے بنانا۔اسم، ضمیر اور صفت کی تعریف معہ مثال، جملے سے اسم، ضمیر اور صفت چھانٹ کر الگ کرنا جیسے۔وہ ایک اچھا لڑکا ہے میں اسم، ضمیر اور صفت چھانٹو۔ جواب۔اسم:۔لڑکا، ضمیر:۔ وہ صفت:۔اچھا

اسم معرفہ اور اسم نکرہ کی تعریف معہ مثال، محاروں کا استعمال، چھٹی کے لئے درخواست لکھنا۔

فعل، فاعل اور مفعول کی پہچان، زمانہ۔حال، مستقبل اور ماضی کی پہچان، جملے لکھنا اور لکھے ہوئے جملے کا زمانہ پہچاننا۔جملوں میں صحیح اوقاف لگانا جیسے سوالیہ جملے کے آخر میں سوالیہ نشان (؟)۔عام اور سادہ جملے کے آخر میں۔ڈیش کا نشان۔ حیرت اور تعجب والے والے جملے کے آخر میں ! نشان لگانا۔

ہمارے نغمے حصہ اول (مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی) سے کم از کم پانچ نظمیں پورے سال میں یاد کرنا۔

اخلاقی کہانیاں حصہ اول کے اسباق صرف روانی مطالعہ Rapid reading کے لئے۔اس میں سے صرف سوال جواب ہی آئے گا۔الفاظ معنی نہیں اس لئے اس میں آئے ہوئے مشکل الفاظ کے معنی اور مفہوم تو ذہن نشین کرادئے جائیں مگر باقاعدہ معنی یاد کرنے کے لئے نہ کہا جائے۔البتہ کہانیوں سے حاصل ہونے والا سبق، اخلاقیات کا درس ضرور ذہن نشین کرایا جائے۔ہر کہانی میں اس طرح کے سوال کا اضافہ کیا جائے کہ تم کو اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟ صرف کہانی کے آخر میں دئے گئے سوالات پر اکتفا نہ کریں بلکہ کہانی اچھی طرح سے سمجھ آجائے اس کے لئے اپنے طور پر ہر سبق سے زیادہ زیادہ سوالات مرتب کریں۔کوشش کریں کہ کہانی کے ہر جز یا پیراگراف سے ایک دو سوال ضرور بن جائیں۔کہانی کا خلاصہ بھی ذہن نشین کرائیں اور کبھی کبھی پوری کہانی بچوں سے سنانے اور اس کے بعد کاپی پر لکھ کر دکھانے کو کہیں۔دیکھیں بچہ کس طرح کی زبان کا استعمال کر کے اپنی بات آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس مشق سے آپ بچوں کی زبان کی اصلاح کر سکتے ہیں جو مضمون نویسی میں معاون ثابت ہوگی۔

مضمون نگاری۔چہارم کے مقابلے میں ذرا مشکل عنوانات کا انتخاب کیا جائے۔مضمون منفرد جملوں کے بجائے پیراگراف کی شکل میں ہو۔

خطوط نویسی، خط لکھنے کا طریقہ، خط کے اجزا القاب وآداب، اصل مضمون، خط کا اختتام، پتہ لکھنا، اپنا نام، تاریخ مقام کس طرح اور کہاں لکھا جائے گا۔

دئے ہوئے غیر درسی جز (پیراگراف) پر مشتمل سوالات جیسے۔دئے ہوئے پیراگراف کو پڑھ کر پوچھے گئے سوالات کے جواب لکھو۔

بچہ سال کے آخر میں درسی کتاب کو پوری روانی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ سکے۔پڑھنے میں ضروری اتار چڑھاؤ کی بھی مشق کرائی جائے۔ استاد عمدہ طریقے سے کتاب کے اسباق کی خود بلند خوانی کرے تا کہ بچے کو صحیح پڑھنے کا ایک نمونہ مل سکے۔اس کے بعد پہلے صرف تیز بچوں سے بلند خوانی کرائی جائے۔بعد ازاں کمزور بچوں کو موقع دیا جائے۔استاد جب بچوں سے پڑھوائے تو تمام بچوں کو پڑھے جا رہے حصہ پر نگاہ رکھنے کی ہدایت کرے اور یہ بھی کہے کہ اگر بچہ کوئی غلط پڑھتا ہے تو بچے خود اس کی اصلاح کریں۔ استاد بچے کے

بالکل قریب جا کر اس سے سبق نہ سنے بلکہ اپنے مقام پر کھڑا رہے اور بچوں کو مجبور کرے کہ وہ اتنی زور سے پڑھیں کہ پورا درجہ بآسانی سن لے۔ صرف خود ہی پڑھے خود ہی سمجھے والا حال نہ ہو۔ پڑھتے وقت الفاظ کے تلفظ، روانی، اتار چڑھاؤ، رموز و اوقاف کے مطابق ٹھہرنا صحیح جگہ جملہ پر سانس توڑنا اور صحیح جگہ رکنا سکھایا جائے۔ مکالمہ والے اسباق کو پڑھنے کا انداز بھی مکالمہ کی شکل میں ہوتا ہے اس کی اچھی طرح مشق کرائی جائے۔ ایسے اسباق دو الگ الگ طلباء ایک ساتھ پڑھائے جائیں گویا وہ سبق میں آئے ہوئے کردار کا حصہ ہیں۔ ایک ایک لڑکا ایک ایک کردار کے جملے اسی انداز سے ادا کرے جس طرح سبق میں شامل کردار اصل میں ادا کرتے۔ مختصر یہ کہ مکالمہ یا ڈرامہ والے اسباق اس طرح پڑھائے جائیں گویا سبق نہیں وہ ڈرامہ یا مکالمہ ہی پیش کیا جارہا ہے۔

وقت: ڈھائی گھنٹے **درجہ پنجم** **مضمون اردو** **کل نمبر ۶۰**

۱۔ جواب لکھو۔ درسی کتاب سے چھ سوالات جس میں سے چار کے جواب دینے ہوں گے

۲۔ معنی لکھو دس الفاظ دئے جائیں گے

۳۔ دئے گئے الفاظ، محاوروں کو جملوں میں استعمال کرو۔ پانچ الفاظ محاورے دئے جائیں گے

۴۔ دئے ہوئے جملوں میں کوئی ایک لفظ غلط لکھا ہے اس کو صحیح کرو (املے کی غلطی ہوگی)۔ پانچ جملے دئے جائیں گے

۵۔ جمع کے واحد اور واحد کے جمع لکھو۔ دس الفاظ دیئے جائیں گے

۶۔ خالی جگہ بھرو۔ پانچ خالی جگہ والے جملے (درسی اسباق پر مشتمل حقائق پر مبنی

۷۔ ضد لکھو پانچ الفاظ دئے جائیں گے

۸۔ قواعد سے متعلق سوالات۔ اسم، اسم کی قسمیں، فعل، فاعل مفعول، ضمیر، صفت وغیرہ پر مشتمل سوالات

۹۔ کسی ایک پر مضمون لکھو۔ (کم از کم چار عنوانات دئے جائیں گے)

۱۰۔ اخلاقی کہانیاں سے چار سوالات چار میں سے تین کے جواب دینے ہوں گے۔

۱۱۔ دئے ہوئے غیر درسی پیراگراف کو پڑھ کر سوالات کے جواب لکھنا۔ پیراگراف کے خط کشیدہ الفاظ کے معنی لکھنا، مضمون سمجھ کر سوالات کے جواب لکھنا۔ وغیرہ

۱۲۔ اپنے والد کو ایک خط لکھو جس میں ۔۔۔۔۔۔۔

۱۳۔ پنے اسکول کے صدر مدرس کے نام تین یوم کی چھٹی کی ایک درخواست لکھو۔